غزل

جناب شارق ایم۔ اے

غم کدۂ حیات میں، ضبط سے کام چاہیئے
ٹپکے نہ اشک آنکھ سے، بادہ بجام چاہیئے

میری طرف بھی اک نظر صدر نشینِ انجمن
گرمیٔ بزم کے لئے، گردشِ جام چاہیئے

دل کی لگی بجھا تو لوں، جی کی انھیں سنا تو دوں
اور تو کچھ نہیں ذرا، اذنِ کلام چاہیئے

ساز بھی ہو تو دل نواز، سوز بھی ہو تو جاں گداز
میری حیاتِ عشق کو، کیف دوام چاہیئے

جینے کا پھر مزا نہیں، ہو نہ اگر خوشی میں غم
جامِ حیات میں شریک تلخیٔ جام چاہیئے

جاگوں تو رُخ کی ضو نصیب، سوؤں تو گیسوئے حبیب
ایسی بھی صبح چاہیئے، ایسی بھی شام چاہیئے

وقت کی اب ہے مانگ اور، دور ہے اب یہ اور دور
رحمت خاص ہو چکی، رحمت عام چاہیئے

جس میں ہو سوز زندگی، جس میں ہو وقت کی پکار
شارقِ زار آج کل ایسا کلام چاہیئے

"غالب" سے

(رباعیاں)

(جناب برج لال جگی رعنا)

جذبات کو تخیل کی ندرت بخشی
بیمار خیالات کو صحت بخشی
اے غالب خستہ تری ہمت کے نثار
شعلوں کو گلِ تر کی نزاکت بخشی

ہر زشت کو ناپسند کر کے چھوڑا
ہر خوب کو ارجمند کر کے چھوڑا
تھا ذوقِ سخن بلند اتنا تیرا
ہر پستی کو بلند کر کے چھوڑا

اسلوب سے چہرے کو نکھارا تو نے
تشبیہ کی زلفوں کو سنوارا تو نے
تخیل کی نادیدہ حسیں پریوں کو
الفاظ کے شیشوں میں اتارا تو نے